82868-چالیس یوم سے قبل ہی نفاس ختم ہوگیا لیکن نمازادانہ کرے توکیا عورت پر قضاء لازم ہوگی ؟

سوال

مجھے دو ہفتہ سے نفاس ہے، اور سات یوم سے میں نے خون نہیں دیکھا لیکن بھول جانے کی بنا پر میں نے نمازادا نہیں کی حالانکہ میں جانتی ہوں کہ عورت طہارت کی حالت میں نمازادا کرے گی، لیکن میں نے یہ سوچا ہی نہیں، میں نے دل میں کہا کہ چالیس یوم کے بعد نمازادا کرونگی، کیا میرے ذمہ ان سات یوم کی قضاء ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

نفاس کی کم ازکم کوئی حد نہیں، ولادت کے ایک یا دو روز بعد بھی عورت کا نفاس ختم ہوسکتا ہے، اور جب بھی عورت کا نفاس ختم ہو اس کو غسل کرکے نمازادا کرنا ہوگی، چاہے چالیس یوم سے قبل ہی ختم ہوجائے.

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

صحابہ کرام اور تابعین اور ان کے بعد والے اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ نفاس والی عورت چالیس یوم تک نمازادا نہیں کرے گی، لیکن اگر اس سے قبل نفاس ختم ہوجائے تو غسل کر کے نمازادا کرنا ہوگی. انتہی.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے :

"جب نفاس والی عورت کا نفاس چالیس یوم پورے ہونے سے قبل ختم ہوجائے تو وہ غسل کرکے نمازادا کرے گی اور روزہ بھی رکھے گی، اور اس کا خاوند اس سے جماع بھی کرسکتا ہے " انتہی.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (458/5).

دوم :

اس لیے کہ آپ نے سات یوم تک نمازادا نہیں کی، حالانکہ آپ کو علم تھا کہ جب عورت پاک ہوجائے تو اس کے لیے نماز کی ادائیگی لازم ہے، چنانچہ آپ کے ذمہ ان سات ایام کی نمازوں کی قضاء لازمی ہے.

قضاء کا طریقہ یہ ہے کہ آپ پہلے دن کی پانچ (فجر ظہر عصر مغرب اور عشاء) نمازیں ادا کریں، پھر دوسرے اور تیسرے یوم کی اسی طرح سات دن کی نمازیں مکمل کریں، یہ قضاء فی الفور ادا کرنی واجب ہے اس میں تاخیر نہیں ہوسکتی.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جو شخص نماز بھول جائے تو جب اسے یاد آئے اسی وقت نماز ادا کرلے، اس کے علاوہ اس کا کوئی کفارہ نہیں، "اور میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر(597) صحیح مسلم حدیث نمبر(684).

اور اگر یہ ساری نمازیں ایک ہی وقت میں قضاء کرنا آپ کے لیے مشکل ہوں اور اس میں مشقت ہو تو آپ کچھ نمازیں ادا کر کے آرام کریں اور پھر کچھ دیر بعد کچھ نمازیں ادا کرلیں، حتی کہ سات یوم کی نمازیں مکمل کریں، چاہے اس میں کئی دن صرف ہوں، تا کہ مشقت اور حرج کو دور کیا جاسکے.

واللہ اعلم.